نوحہ

ستم جو ڈھائے مسلماں نے مجھ پہ بعدِ نبیؐ
تڑپ کے دیکھے ہیں حسنینؑ نے ستم وہ سبھی
میں آنسوؤں کو چھپا لوں گی ٹوٹی پسلی بھی
جھکی کمر، یہ ضعیفی نہ چھپ سکے گی کبھی
شکستہ پہلو مرا آ کے ڈھانپ دے فضّہؑ
کہ ایسے حال میں زینبؑ نہ دیکھ لے فضّہؑ

چھپا کے روتی ہیں بچوں سے پسلیاں زہراؑ
علیؑ کو دیکھ کے لیتی ہیں سسکیاں زہراؑ

گرایا جس گھڑی ظالم نے در کو پہلو پر
پکارتی رہیں فضہؑ کو ناگہاں زہراؑ

ہر ایک سانس پہ پسلی کو تھام لیتی ہیں
علیؑ بھی دیکھ کے کہتے ہیں الاماں زہراؑ

جگر کے ٹکڑے ہوئے جا رہے تھے بی بی کے
سند کے ٹکڑے اٹھانا تھا امتحاں زہراؑ

اُٹھا کے ٹکڑے سند کے لرزتے ہاتھوں سے
بتاؤں کیسے چلیں جانبِ مکاں زہراؑ

نہ جانے کون سا امت نے ظلم ڈھایا ہے
ضعیف ہو گئیں اک دن میں نوجواں زہراؑ

نہ ماں کے رونے کی آواز بیٹیاں سُن لیں
سسک کے لیتی رہیں ہائے ہچکیاں زہراؑ

علیحدہ ہوتی نہیں پل کو بیٹیاں ماں سے
کہ پھر ملے گی یہ آغوش اور نہ ماں زہراؑ

وہ اپنی دادی کے قاتل سے خود نمٹ لے گا
پسر جو آپ کا آئے گا گیارہواں زہراؑ

اٹھے گا ماں کا جو سایہ تو عاصمؔ و رضواں
بہت ستائے گا حسنینؑ کو جہاں زہراؑ

شاعرِ اہلِ بیتؑ عاصم زیدیؔ